سوال

حدیث کا حکم اور اس کا مطلب

جواب

سوال : حدیث کا حکم اور اس حدیث کا معنی و مطلب سمجھا دیں

ابو ہمام ولید بن شجاع بن ولید بغدادی، ولید بن مسلم، اوزاع، یحیی بن ابی کثیر، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام کی روح اور جسم تیار ہو رہا تھا۔

جامع ترمذی : جلد دوم : حدیث نمبر 1575 حدیث مرفوع مکررات 1

جواب :

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

قالوا يا رسول الله! متى وجبت لك النبوة؟ قال : «وآدم بين الروح والجسد»

الراوي : أبو هريرة المحدث : الألباني - المصدر : صحيح الترمذي - الصفحة أو الرقم : 3609

خلاصة حكم المحدث : صحيح

کہ انہوں (صحابہ کرام) نے پوچھا : ''یارسول اللہ! آپ کیلئے نبوت کب واجب (ثابت) ہوئی؟'' آپ ﷺ نے فرمایا : ''جب آدم ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔''

یعنی اس وقت کہ جب آدم میں جسم اطہر میں روح بھی نہیں ڈالی گئی تھی۔ (تحفۃ الاحوذی)

صحابہ کرام کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ آپ کے نبی بنانے کا فیصلہ کب ہوا تھا؟ جس کا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ آدم کے پیدا ہونے سے بھی پہلے۔ کیونکہ یہ چیز اللہ کے علم میں تھی اور اللہ کا علم قدیم اور ازلی ہے۔

جیسا کہ بعض صحیح روایات میں

متى وجبت لك النبوة؟

کی بجائے متی کُنتَ نبیا ہے، یعنی ''آپ کو نبی کب لکھا گیا ؟'' اور بعض روایات میں ہے :

«إنی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وإن آدم لمنجدل فی طینتہ»

کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے ہاں خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا.....''

جس سے معنیٰ خوب واضح ہو جاتا ہے۔

(۱)

قلت یا رسول اللہ متی کنبت ان بیا قال : وآدم بین الروح والجسد

الراوي : میسرۃ الفجر المحدث : الألبانی - المصدر : تخریج کتاب السنۃ - الصفحۃ أو الرقم : 410

خلاصۃ حکم المحدث : إسنادہ صحیح

(۲)

إنی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وإن آدم لمنجدل فی طینتہ سأنبئکم بأول أمري دعوۃ أبي إبراہیم وبشری عیسی ورؤیا أمی رأت حین ولدتني کأنہا خرج منہا نور أضاءت لہ قصور الشام

الراوي : العرباض بن ساریۃ المحدث : ابن تیمیۃ - المصدر : الرد علی البکري - الصفحۃ أو الرقم : 61

خلاصۃ حکم المحدث : إسنادہ حسن

اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم کے جسدِ اطہر کو پیدا فرمانے کے بعد اور اس میں روح ڈالنے سے پہلے جو کچھ ان کی اولاد میں ہونا تھا وہ لکھ دیا اور ظاہر کر دیا تھا۔ اسی میں نبی کریم ﷺ کی نبوت بھی تھی، جسے لکھ دیا اور ظاہر کر دیا گیا تھا۔ جیسا کہ صحیحین میں نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے :

« یجمع خلق أحدکم في بطن أمہ أربعین یوما نطفۃ، ثم یکون علقۃ مثل ذلک، ثم یکون مضغۃ مثل ذلک، ثم یبعث إلیہ ملکا، فیؤمر بأربع کلمات، فیقال : اکتب رزقہ وأجلہ، وعملہ، وشقي أو سعید، ثم ینفخ فیہ الروح»

تو جیسے ماں کے پیٹ میں جنین کے بدن کو پیدا کرنے کے بعد اور اس میں روح پھونکنے سے پہلے اس کا رزق، اجل، اعمال اور شقاوت یا سعادت لکھ دی جاتی ہے، اسی طرح نبی کریم ﷺ کے بارے میں بھی لکھ دیا گیا اور ابھی آدم میں روح نہیں پھونکی گئی تھی۔

واللہ تعالیٰ اعلم!

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

وقولہ ﷺ : « کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد» وفي لفظ « کتبت نبیا» ، کقولہ ﷺ : «إني عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین، وإن آدم لمنجدل في طینتہ» فإن اللہ بعد خلق جسد آدم وقبل نفخ الروح فیہ کتب وأظہر ما سیکون من ذریتہ، فکتب نبوۃ محمد وأظہرہا، کما ثبت في الصحیحین عن النبي ﷺ قال : « یجمع خلق أحدکم في بطن أمہ أربعین یوما نطفۃ، ثم یکون علقۃ مثل ذلک، ثم یکون مضغۃ مثل ذلک، ثم یبعث إلیہ ملکا، فیؤمر بأربع کلمات، فیقال : اکتب رزقہ وأجلہ، وعملہ، وشقي أو سعید، ثم ینفخ فیہ الروح» ، فقد أخبر ﷺ أنہ بعد أن یخلق بدن الجنین في بطن أمہ-

وقبل نفخ الروح فيہ - یکتب رزقہ وأجلہ وعملہ وشقی أم سعید فھل اکتب خبر سید ولد آدم وآدم مخبل فی طینتہ قبل أن ینفخ الروح فیہ.... مجموع الفتاوی

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث